جامع ترین حدیث قدسی

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں

وحی متلوّ کی تعریف: 3

وحی غیر متلوّ کی تعریف: 3

حدیثِ قدسی کی تعریف:............................... 3

ایک جامع ترین حدیث قدسی: 4

حدیث قدسی اور قرآن کریم میں فرق:................................ 6

ظلم حرام ہے: 7

ہدایت کی دعا مانگو: 7

روزی کی دعا مانگو: 8

لباس کی دعا مانگو:............................... 8

گناہوں کی معافی مانگو: 8

بارگاہ صمدیت پاک ہے:............................... 9

اللہ کی بادشاہت میں اضافہ نہیں ہوتا:............................... 9

اللہ کی بادشاہت میں کمی نہیں ہوتی: 10

اللہ کے خزانوں میں کمی نہیں آتی:............................... 10

عقیدہ آخرت برحق ہے:............................... 11

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا پیغام ہم تک دو اہم اور مبارک طریقوں سے پہنچا ہے ایک وحی متلو (قرآن کریم) کی صورت میں اور دوسرا وحی غیر متلو (احادیث قدسیہ و نبویہ) کی صورت میں۔

وحی مَتْلُوّ کی تعریف:

وحی متلو اسے کہتے ہیں کہ جس کی نماز میں بطورِ قراءۃِ قرآن تلاوت کی جاسکے۔

وحی غیر مَتْلُوّ کی تعریف:

وحی غیر متلو اسے کہتے ہیں کہ جس کی نماز میں بطورِ قراءۃِ قرآن تلاوت نہ کی جائے۔ جیسے احادیثِ مبارکہ

حدیثِ قدسی کی تعریف:

امام ابو الحسن نور الدین علی بن سلطان، المعروف بہ مُلّا علی القاری الھروی الحنفی (م:1014ھ) نقل فرماتے ہیں:

هُوَ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ يُسْنِدُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى اللهِ فَيَرْوِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنَّهُ كَلَامُ اللهِ تَعَالٰى۔

الاحادیث القدسیۃ الاربعینیۃ لملا علی القاری تحت تعریف الحدیث القدسی اصطلاحاً

ترجمہ: حدیثِ قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف فرمائیں اور اس حدیث کو یہ کہہ کر ذکر فرمائیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے (لیکن وہ حدیث قرآن کریم میں انہی الفاظ کے ساتھ مذکور نہ ہو)

ایک جامع ترین حدیث قدسی:

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَه۔

صحیح مسلم، رقم الحدیث:4674

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (حدیث قدسی کو ذکر کرتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! میں نے اپنے لیے ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اس

کو تمہارے مابین بھی حرام قرار دیا ہے اس لیے آپس میں ظلم نہ کیا کرو۔ اے میرے بندو!(میں نے اپنے علم ازلی کے مطابق ازل سے ہی یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ میرا یہ بندہ اپنے اختیار سے ایمان کو قبول کرے گا اور میں اس کو دولت ایمان عطا کروں گا اس لیے)میری (توفیق)ہدایت کے بغیر تم سب گمراہ ہو سوائے اس شخص کے جس کے بارے میں اپنی طرف سے ہدایت کا فیصلہ ظاہر کر دوں۔ اس لیے تم مجھ سے (صدق دل سے) ہدایت (کی دعا) مانگو میں تمہیں (قبول) ہدایت (کی توفیق) دوں گا۔ اے میرے بندو!تم سب بھوکے ہو سوائے اس شخص کے جس کو میں کھلاؤں تم مجھ سے ہی روزی مانگو میں ہی تمہیں کھلاؤں پلاؤں گا۔ اے میرے بندو!تم سب ننگے ہو سوائے اس شخص کے جس کو میں پہناؤں تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس دوں گا۔ اے میرے بندو!تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمہارے گناہوں کو معاف کرتا ہوں تم مجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو میں تمہیں معاف کروں گا۔ اے میرے بندو!تم مجھے کسی صورت نہ نقصان دے سکتے ہو اور نہ ہی نفع۔ اے میرے بندو!اگر تم میں سے اگلے پچھلے انسان اور جنات مل کر بھی کسی نیک دل شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرح ہو جاؤ تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں ہو گا۔ اے میرے بندو!اگر تم میں سے اگلے پچھلے انسان اور جنات مل کر بھی کسی برے دل والے شخص (شیطان) کی طرح ہو جاؤ تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔ اے میرے بندو!اگر تم میں سے اگلے پچھلے انسان اور جنات مل کر ایک ہی جگہ کھڑے ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کی مراد کو پورا کروں تو اس سے میرے خزانے میں کوئی کمی نہیں آئے گی جیسے کہ سمندر میں سوئی داخل کر کے نکال لینے سے اس

کے پانی میں کمی نہیں آتی۔ اے میرے بندو! میں تمہارے اعمال کو (اعمال نامے کی صورت میں) اچھی طرح محفوظ رکھتاہوں تاکہ میں تمہیں ان کی مکمل جزاوسزا دوں اس لیے جس کو خیر کی توفیق نصیب ہو جائے اس کو (مجھ) اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور جو اس کے علاوہ کسی اور جذبے کو اپنے دل میں پائے اسے چاہیے کہ وہ (تقدیر کو برا کہنے کی بجائے) اپنے آپ کو ملامت کرے۔

حدیث قدسی اور قرآن کریم میں فرق:

قرآن کریم اور حدیثِ قدسی میں متعدد وجوہ سے فرق ہوتا ہے۔ جن میں چند کا تذکرہ ذیل میں کیا جارہاہے۔

1: قرآن کریم میں الفاظ اور پیغام دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں جبکہ حدیثِ قدسی میں پیغام اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور الفاظ کا انتخاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوتا ہے۔

2: قرآن کریم قطعی ہے اس کے لیے سند کی ضرورت نہیں جبکہ حدیثِ قدسی میں صحت وعدم صحت کا فیصلہ سند دیکھنے کے بعد کیا جاتا ہے۔

3: قرآن کریم کی نماز میں بطور قراءت تلاوت کی جاتی ہے جبکہ حدیثِ قدسی کی نماز میں بطور قراءت تلاوت نہیں کی جاسکتی۔

4: قرآن کریم کو بغیر طہارت کے چھونا جائز نہیں جبکہ حدیثِ قدسی کو بغیر طہارت کے چھونا جائز توہے لیکن خلافِ ادب ہے۔

5: قرآن کریم کا منکر کافر ہو جاتا ہے جبکہ حدیثِ قدسی کا منکر کافر نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی شخص کسی ایسی حدیثِ قدسی کا انکار کرے جو متواتر ہو تو اب اس کا منکر بھی کافر ہو جائے گا۔

ظلم حرام ہے:

حدیث مبارک کے پہلے جملے میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ

اے میرے بندو! میں نے اپنے لیے ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اس کو تمہارے مابین بھی حرام قرار دیا ہے اس لیے آپس میں ظلم نہ کیا کرو۔

اس جملے میں اللہ تعالیٰ کی صفت العدل کا بیان ہے۔ العدل کا معنیٰ یہ ہے کہ وہی ذات ہے جو عدل فرمانے والی ہے۔ جب خود عدل فرماتے ہیں تو اپنے بندوں کو بھی عدل کا حکم دیتے ہیں۔ جب اس نے خالق اور قادر مطلق ہونے کے باوجود ظلم کو اپنے حق میں حرام قرار دیا ہے تو مخلوق کے لیے ظلم کو حرام قرار دینا عقل و انصاف کے عین مطابق ہے۔

ہدایت کی دعا مانگو:

حدیث مبارک کے دوسرے جملے میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ

اے میرے بندو! میری (توفیق) ہدایت کے بغیر تم سب گمراہ ہو سوائے اس شخص کے جس کے بارے میں اپنی طرف سے ہدایت کا فیصلہ ظاہر کر دوں۔ اس لیے تم مجھ سے (صدق دل سے) ہدایت (کی دعا) مانگو میں تمہیں (قبول) ہدایت (کی توفیق) دوں گا۔

اس جملے میں اللہ تعالیٰ کی دو صفات الھادی اور المجیب کا بیان ہے۔

الھادی کا معنیٰ یہ ہے کہ وہی ذات ہدایت کی توفیق عطا فرمانے والی ہے اور المجیب کا معنیٰ یہ ہے کہ وہی ذات ہدایت کی دعا کو بندے کے حق میں قبول فرمانے والی ہے۔

روزی کی دعا مانگو:

حدیث مبارک کے تیسرے جملے میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ

اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس شخص کے جس کو میں کھلاؤں تم مجھ سے ہی روزی مانگو میں ہی تمہیں کھلاؤں پلاؤں گا۔

اس جملے میں اللہ تعالیٰ کی صفت الرزاق کا بیان ہے۔ الرزاق کا معنٰی یہ ہے کہ وہی ذات تمام مخلوق کو پیدا فرما کر ان کی روزی کا بندوبست فرمانے والی ہے۔ اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔

لباس کی دعا مانگو:

حدیث مبارک کے چوتھے جملے میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ

اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس شخص کے جس کو میں پہناؤں تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس دوں گا۔

اس جملے میں صفت الوھاب کا بیان ہے۔ الوھاب کا معنٰی یہ ہے کہ وہی ذات ہے جو چیزیں ہبہ (بغیر قیمت کے عطا) کرنے والی ہے۔

گناہوں کی معافی مانگو:

حدیث مبارک کے پانچویں جملے میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ

اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمہارے گناہوں کو معاف کرتا رہتا ہوں تم مجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو میں تمہیں معاف کروں گا۔

اس جملے میں اللہ تعالیٰ کی صفت الغفار کا بیان ہے۔ الغفار کا معنٰی یہ

ہے کہ وہی ذات ہے جو اپنی مخلوق کے گناہوں کو معاف کرنے والی ہے۔

بارگاہ صمدیت پاک ہے:

حدیث مبارک کے چھٹے جملے میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ

اے میرے بندو! تم مجھے کسی صورت میں نہ نقصان دے سکتے ہو اور نہ ہی نفع دے سکتے ہو۔

اس جملے میں اللہ تعالیٰ کی صفت الصمد کا بیان ہے۔ الصمد کا معنٰی یہ ہے کہ وہ ذات جو اپنے کاموں میں کسی کی محتاج نہ ہو اور تمام مخلوق اپنے کاموں میں اس کی محتاج ہو۔ ہماری اطاعت سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور نہ ہی ہماری نافرمانی سے اس ذات کو کوئی نقصان پہنچتا ہے۔

اللہ کی بادشاہت میں اضافہ نہیں ہوتا:

حدیث مبارک کے ساتویں جملے میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ

اے میرے بندو! اگر تم میں سے اگلے پچھلے انسان اور جنات مل کر بھی کسی نیک دل شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرح ہو جاؤ تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔

اس جملے میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت اتنی کامل بلکہ اکمل درجے کی ہے کہ اس میں اضافہ ممکن نہیں۔ فرض کریں کہ اگر اضافہ کو ممکن مان لیا جائے تو یہ لازم آئے گا کہ پہلے اس میں کمی تھی اس اضافے نے اسے مکمل کیا۔ حالانکہ یہ بات اللہ کی ذات اور صفات سے بعید ہے کیونکہ اللہ کی ذات بھی اکمل اور صفات بھی اکمل ہیں۔

اللہ کی بادشاہت میں کمی نہیں ہوتی:

حدیث مبارک کے آٹھویں جملے میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ

اے میرے بندو! اگر تم میں سے اگلے پچھلے انسان اور جنات مل کر بھی کسی برے دل والے شخص (شیطان) کی طرح ہو جاؤ تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔

اس جملے میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ اللہ کی بادشاہت میں کمی ممکن نہیں۔ فرض کریں کہ اگر ان میں کمی کو ممکن مان لیا جائے تو یہ لازم آئے گا کہ اللہ ذات اور صفات میں تغیرات کو قبول کرتی ہیں اور حادث ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات دونوں اعتبار سے قدیم ہیں۔ قدیم کا معنیٰ یہ ہے کہ جس پر کبھی عدم (یعنی کسی زمانے میں نہ ہونا) نہ گزرا ہو۔

اللہ کے خزانوں میں کمی نہیں آتی:

حدیث مبارک کے نویں جملے میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ

اے میرے بندو! اگر تم میں سے اگلے پچھلے انسان اور جنات مل کر ایک ہی جگہ کھڑے ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کی مراد کو پورا کروں تو اس سے میرے خزانے میں کوئی کمی نہیں آئے گی جیسے کہ سمندر میں سوئی داخل کر کے نکال لینے سے اس کے پانی میں کمی نہیں آتی۔

اس جملے میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ تمام مخلوقات کی مرادیں پوری کرنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اس کے خزانوں کی وسعت اور کثرت اس قدر ہے کہ تمام مخلوقات کو مل جانے کے باوجود بھی ان میں کمی نہیں آتی۔

عقیدہ آخرت برحق ہے:

حدیث مبارک کے دسویں جملے میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ

اے میرے بندو! میں تمہارے اعمال کو (اعمال نامے کی صورت میں) اچھی طرح محفوظ رکھتا ہوں تاکہ میں تمہیں ان کی مکمل جزا و سزا دوں اس لیے جس کو خیر کی توفیق نصیب ہو جائے اس کو (مجھ) اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور جو اس کے علاوہ کسی اور جذبے کو اپنے دل میں پائے اسے چاہیے کہ وہ (تقدیر کو برا کہنے کی بجائے) اپنے آپ کو ملامت کرے۔

اس جملے میں یہ بات بتائی جارہی ہے کہ آخرت کا عقیدہ برحق ہے جس میں تمام انس و جن اللہ کے حضور پیش ہوں گے ان کے اعمال ناموں میں اعمال خیر و شر محفوظ ہوں گے اور اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائیں گے۔ دنیا میں اللہ نے ایمان کے قبول کرنے اور نہ کرنے کا اختیار دیا ہے اگر کوئی اپنے اختیار سے اسے قبول کرتا ہے تو اسے اس پر شکر کرنا چاہیے کہ قبول ایمان کا سبب اللہ کی طرف سے ملنے والی توفیق ہے اور اگر کوئی اپنے اختیار سے ایمان قبول نہیں کرتا تو وہ تقدیر کو برا نہ کہے بلکہ اپنے آپ کو قصوروار سمجھے کیونکہ اس کے سامنے (خیر اور شر، حق اور باطل، جنت اور جہنم کے) دونوں راستے واضح کر دیے گئے تھے اس نے اپنے اختیار سے ان میں سے شر، باطل اور جہنم کو اپنے لیے چن لیا ہے۔

اللہ کریم عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

پیر، 02 اگست، 2021ء